5

مائیکرو فنانس بینک

مجموعی معاشی ماحول کے عین مطابق ، جو خاص طور پر مائیکرو فنانس بینکوں (ایم ایف بیز) کے لیے دباؤ کا باعث بنا ، سال 2023ء اس شعبے کے لیے ایک مشکل سال رہا۔ سال کی پہلی ششماہی کے دوران اثاثوں کے معیار کے اظہاریے خراب ہوئے کیونکہ مجموعی قرض تا غیر فعال قرضوں کا تناسب تاریخی بلندی پر پہنچ گیا ؛ تاہم ، یہ تناسب سال کے آخر تک بحال اور مستحکم ہوگیا۔ اس کے باوجود 2022ء اور 2023ء کی بارشوں اور سیلاب کی وجہ سے پیدا ہونے والی رکاوٹوں اور پیچیدہ اقتصادی ماحول کے ساتھ قرض گیروں کی قرض واپس کرنے کی صلاحیت بدستور کمزور رہی۔ 2023ء میں مائیکرو فنانس بینکوں کے نقصانات گذشتہ سال کی نسبت نصف ہونے کے باوجود اس شعبے کی مجموعی آمدنی مسلسل پانچویں سال خسارے میں رہی۔ اسی طرح ، اس شعبے کی ادائیگی قرض کی مجموعی صلاحیت مزید بگڑ گئی۔ اگرچہ مائیکرو فنانس بینکوں کو مشکلات کا سامنا ہے لیکن مالی شعبے کے کُل اثاثوں میں حصہ اور بین الشعبہ جاتی اکتشاف کم ہونے کے سبب یہ مالی استحکام کے لیے کم خطرہ پیدا کرتے ہیں۔ تاہم ، مالی شمولیت اور نچلے طبقے کی ترقی کے نقطۂنظر سے مائیکرو فنانس بینک کافی اہمیت کے حامل ہیں کیونکہ وہ مستحق افراد ، کم آمدنی والے طبقوں اور چھوٹے قرض گیروں کو مالی خدمات فراہم کرتے ہیں۔دباؤ والے معاشی ماحول کے پیش نظر اسٹیٹ بینک نے مائیکرو فنانس بینکوں کی نگرانی میں اضافہ جاری رکھا تاکہ اس شعبے کی ادائیگی قرض کی صلاحیت اور معاشرے کے پسماندہ طبقے کو قرضوں کی آسان فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔

5 مائیکروفنانس بینک

مالی شعبے کے اساسِ سرمایہ میں معمولی حصہ ہونے کے باوجود مائیکرو فنانس بینک کم آمدنی والے شہری اور دیہی صارفین کی مالی شمولیت کو یقینی بنانے میں انتہائی اہمیت کے حامل ہیں۔

دشوار معاشی حالات کے باوجود مائیکروفنانس بینک (ایم ایف بیز) معاشرے کے پست آمدنی والے طبقوں تک اپنی مالی خدمات کی فراہمی کا دائرہ وسیع کر رہے ہیں۔ ایم ایف بیز نسبتاً کم نظمی خطرہ پیدا کرتے ہیں کیونکہ وہ مالی شعبے کے کُل اثاثوں کے محض 1.3 فیصد حصے کی نمائندگی کرتے ہیں۔ تاہم، اس کے صارفین کی بڑی تعداد کو مدِ نظر رکھتے ہوئے، جو تعداد کے لحاظ سے بینکاری شعبے سے زیادہ ہے، مائیکروفنانس بینکس قومی مالیاتی شمولیت کی حکمت عملی کے تحت طے کردہ اہداف کے حصول کے لیے انتہائی اہم ہیں (**شکل 5.1**)۔[1]

دباؤ والے اقتصادی ماحول کے نتیجے میں بیلنس شیٹ کی نمو میں کمی واقع ہوئی۔

گذشتہ پانچ برسوں کے دوران مائیکرو فنانس بینکوں میں اوسطاً (سال بسال) 19.1 فیصد توسیع ہوئی؛ تاہم، سال 2023ء کے دوران اس شعبے میں (سال بسال) صرف 2.4 فیصد پھیلاؤ دیکھنے میں آیا جو اب تک کی پست ترین سطح ہے۔ یہ نمو بنیادی طور پر قرضوں کی فراہمی کی وجہ سے ہوئی جس میں سال 2023ء کے دوران 11.0 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔

دوسری جانب سرمایہ کاری میں 28.4 فیصد کمی واقع ہوئی اور یہ اثاثوں کی نمو میں سست روی کی سب سے بڑی وجہ تھی۔ مجموعی طور پر سرمایہ کاری میں کمی آئی کیونکہ ایم ایف بی سیکٹر نے میوچل فنڈز میں اپنی سرمایہ کاری میں تخفیف کی جبکہ سرکاری وثیقہ جات میں سرمایہ کاری 3.8 فیصد اضافے کے ساتھ 152 ارب روپے تک پہنچ گئی۔ یہ جدولی بینکوں کے برعکس ہے جن کے سرمایہ کاری کے جزدان میں سال 2023ء میں 41.4 فیصد اضافہ ہوا ہے جس کی وجہ حکومتی تمسکات میں مستحکم نمو ہے۔

مالی سال 2023ء کے دوران ایم ایف بیز کے اثاثوں کا مرکب قرضوں کی جانب مزید مائل ہوا اور مجموعی اثاثوں میں اس کا حصہ بڑھ کر 49.3 فیصد (سال 2022ء میں 45.5 فیصد) ہوگیا۔ اس حکمت عملی کو شعبے کی خالص سودی آمدنی بہتر بنانے اور اس کے مجموعی نقصانات کو کم کرنے کی کوششوں سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔

شکل 5.1: مائیکروفنانس بینکاری شعبے میں نمو

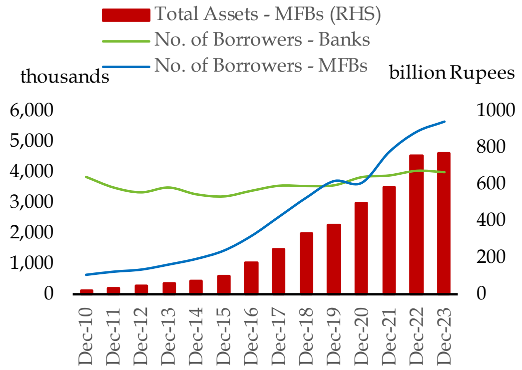

Source: State Bank of Pakistan

---جس کی مالکاری بنیادی طور پر ڈپازٹس کے ذریعے کی گئی---

سال 2022ء کے مقابلے میں ڈپازٹس میں 15.8 فیصد (81.3 ارب روپے) کے اضافے سے ایم ایف بیز کے اساسِ سرمایہ کی نمو کو سہارا ملا۔ دریں اثنا، سرمایہ کاری سرگرمیوں میں سست روی کی وجہ سے ایم ایف بیز کی جانب سے قرض گیری میں گذشتہ سال کے مقابلے میں 57.3 فیصد (78.6 ارب روپے) کی کمی واقع ہوئی۔

بیشتر شعبوں کے قرضوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا

مختلف شعبوں کی جانب سے قرضوں کے حصول کا تفصیلی جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ بیشتر شعبوں کے قرضوں میں سال 2023ء کے دوران اضافہ دیکھنے میں آیا۔ خاص طور پر شعبہ زراعت اور گلہ بانی کے قرضوں میں بالترتیب 21.6 ارب روپے اور 20.8 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔ اس کے برعکس کاروباری

[1] سال 2023ء کے اختتام تک بینکوں سے قرض لینے والوں کی تعداد 4.0 ملین تھی جبکہ مائیکروفنانس بینکوں کے قرض گیروں کی تعداد 5.7 ملین تھی۔

اداروں اور صارفین سے متعلق شعبوں کے قرضوں میں بالترتیب 6.4 ارب روپے اور 1.8 ارب روپے کی کمی واقع ہوئی (**شکل 5.2**)۔

شکل 5.2: قرضوں کی تفصیلات

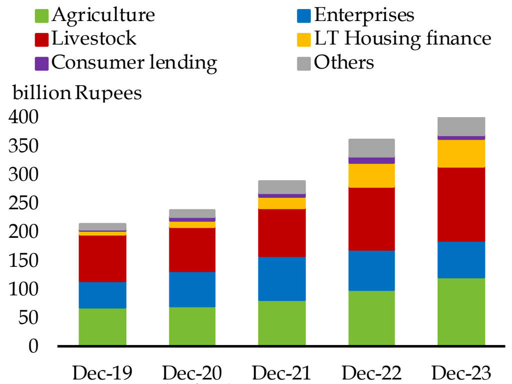

Source: State Bank of Pakistan

دسمبر 2022ء میں شروع ہونے والی وزیر اعظم یوتھ بزنس اینڈ ایگریکلچر لون اسکیم (پی ایم وائی بی اینڈ اے ایل ایس) کی وجہ سے شعبہ زراعت اور گلہ بانی کو قرضوں کی فراہمی میں اضافہ ہوا۔ اس اسکیم کا مقصد زراعت اور ایس ایم ای سیکٹر کو قرضوں کی فراہمی کو یقینی بنانا تھا۔ اس اسکیم کے تحت سود سے پاک چھوٹے قرضوں کی ایک نئی سطح متعارف کرائی گئی تھی۔[2]

اس کے علاوہ حکومت پاکستان نے بارش / سیلاب سے متاثرہ علاقوں کے کسانوں کو ریلیف فراہم کرنے کے لیے کسان پیکیج 2022ء کے تحت مزید تین اسکیمیں متعارف کرائیں۔[3] ان اسکیموں کے تحت، حکومت نے زرعی قرضوں پر انحصار کرنے والے کسانوں کے لیے مارک اپ سے استثنیٰ کی اسکیم جاری کی۔ اس کے برعکس حکومت کی مارک اپ سبسڈی اسکیم کو شعبۂ زراعت اور گلہ بانی کی بحالی کے لیے استعمال کیا گیا۔ مزید برآں، سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں بے زمین کسانوں کے لیے بلاسود قرضے اور رسک شیئرنگ میکنزم (آئی ایف اینڈ آر ایس ایل ایف) بھی متعارف کرایا گیا۔

اثاثوں کا معیار جو شدید اور طویل اقتصادی اور بیرونی دھچکوں کی وجہ سے دباؤ میں تھا ، سال 2023ء کے اختتام تک مستحکم ہوگیا ۔

مائیکرو فنانس بینکوں کو کووڈ 19 وبا کے تناظر میں شروع ہونے والی مشکل صورتحال کا بدستور سامنا رہا جو 2022ء کے سیلاب کی وجہ سے مزید بگڑ گئی جس کے اثرات 2023ء میں بھی جاری رہے اور جس کے سبب معاشی صورتِ حال میں دباؤ کی کیفیت طوالت اختیار کر گئی، اس کا نتیجہ بلند مہنگائی کو قابو کرنے کے لیے سخت معاشی پالیسیوں کی صورت میں سامنے آیا۔[4] اس شعبے کے مجموعی قرض تا غیر فعال قرضوں کا تناسب جو گذشتہ چند برسوں سے مسلسل بڑھ رہا تھا، جون 2023ء تک 7.8 فیصد پر برقرار رہا، جو اب تک کی بلند ترین سطح ہے۔ تاہم، سال 2023ء کی دوسری ششماہی کے دوران، اس شعبے کے مجموعی غیر فعال قرضوں میں کمی آنا شروع ہوئی، جس سے اثاثوں کے معیار کی صورتحال بہتر ہوئی۔ سال کے اختتام تک مجموعی غیر فعال قرضے سال 2023ء میں 2.9 ارب روپے اضافے سے 27.2 ارب روپے تک پہنچ گئے جبکہ سال 2022ء میں اس میں 9.3 ارب روپے اضافہ ہوا تھا۔ نتیجتاً، سال 2023ء میں مجموعی قرض تا غیر فعال قرضوں کا تناسب کم ہو کر 6.7 فیصد ہو گیا۔

شکل 5.3: اثاثوں کے معیار کے اظہاریے

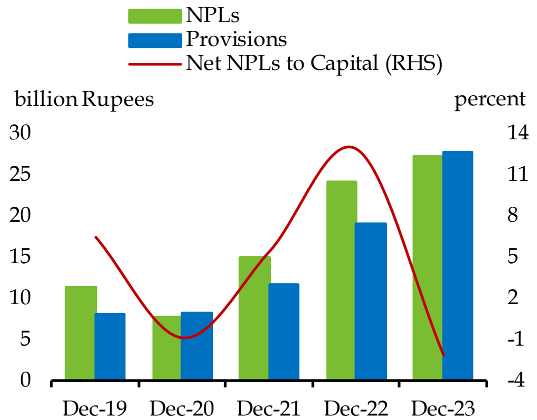

Source: State Bank of Pakistan

[2] تفصیلات کے لیے اسٹیٹ بینک کا 2022ء کا آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 12 ملاحظہ کریں۔

[3] تفصیلات کے لیے اسٹیٹ بینک کا اے سی اینڈ ایم ایف ڈی سرکلر نمبر 3 برائے 2022ء ملاحظہ کریں۔

[4] 2022ء کے سیلاب سے ہونے والے نقصانات کی تفصیلات کے لیے اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی 'پاکستانی معیشت کی کیفیت پر ششماہی رپورٹ' (2022ء-2023ء) کا باب نمبر 2 ملاحظہ کریں۔

سال 2023ء کے دوران تموینی معیارات بلند رہے کیونکہ مائیکرو فنانس بینکوں نے اپنی تموین میں 8.8 ارب روپے کا اضافہ کرتے ہوئے 27.8 ارب روپے تک پہنچا دیا۔ تموینی کوریج میں بہتری آئی ایف آر ایس-9 کے یکم جنوری 2024ء سے نافذ العمل ہونے کی بھی عکاسی کرتی ہے۔ اضافی تموین نے مائیکرو فنانس بینکوں کی ممکنہ نقصانات کو برداشت کرنے کی صلاحیت کو مزید بہتر بنایا، جیسا کہ اثاثوں کے معیار کے دیگر تناسب سے ظاہر ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر، سال 2023ء میں تموینی کوریج کا تناسب بڑھ کر 102.3 فیصد ہو گیا جو سال 2022ء میں 78.8 فیصد تھا، خالص غیر فعال قرضوں کا تناسب سال 2023ء میں منفی 0.2 فیصد تک بہتر ہو گیا جو سال 2022ء میں 1.5 فیصد تھا، اور سرمائے کی کمی کا تناسب (خالص غیر فعال قرض تا سرمایہ) بھی سال 2023ء میں بڑھ کر منفی 2.2 فیصد ہو گیا جو سال 2022ء میں 12.9 فیصد تھا، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نادہندگی جزدان سے ادائیگی قرض کی صلاحیت کو درپیش خطرۂ قرض کم ہو گیا جس کے لیے مناسب طور پر تموین کی گئی تھی (**شکل 5.3**)۔

مائیکرو فنانس بینکوں کے کاروباری ماڈل سے عام طور پر زیادہ مالی خطرات جڑے ہوتے ہیں

مائیکرو فنانس بینکوں نے اپنے مجموعی قرضہ جزدان کا تقریباً 58 فیصد بغیر کسی رہن کے فراہم کیا، یعنی شخصی ضمانت اور نقد کے متوقع بہاؤ کے ذریعے قرضے حاصل کیے گئے۔ اگرچہ اس خاصیت نے مالی خدمات سے استفادہ کنندگان کی تعداد بڑھانے میں مدد کی تاہم اس میں مائیکرو فنانس بینکوں کے لیے نسبتاً زیادہ خطرۂ قرض بھی شامل ہوتا ہے۔ مائیکرو فنانس بینکوں کے مجموعی خطرۂ قرض کے محرکات میں متعدد عوامل کارفرما ہوتے ہیں جن میں اعداد و شمار پر مبنی کریڈٹ ماڈلز کی عدم موجودگی، قرض گیروں کی معاشی دھچکوں کے حوالے سے زیادہ حساسیت اور موسمیاتی خطرے سے دوچار زرعی شعبے سے انکشاف اہم عوامل ہیں۔

مائیکرو فنانس بینکوں کے اہم تصورات میں سے ایک گروہی قرض گاری ہے۔ اس میں کم آمدنی والے طبقے سے تعلق رکھنے والے افراد کے ایک گروپ کو چھوٹے قرضے فراہم کیے جاتے ہیں۔ اس طریقے کو اگر مناسب طور پر بروئے کار لایا جائے تو اس کے بہت سے فوائد ہیں، جیسا کہ انفرادی ضمانت کے بجائے پورے گروپ کی ضمانت، قرضوں کی واپسی کے لیے گروپ کے اندر معاشرتی دباؤ،

شکل 5.4 : مائیکرو فنانس بینکوں کی آمدنی اور اخراجات کے اجزائے ترکیبی

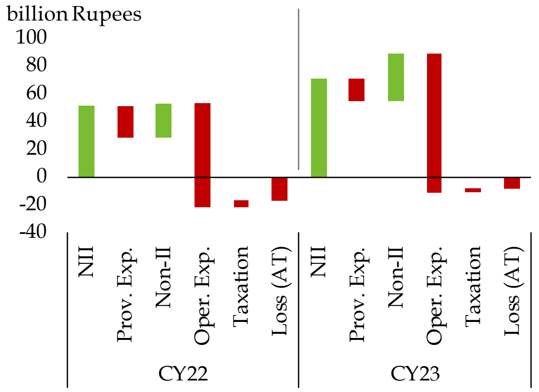

Source: State Bank of Pakistan

گروپ کی داخلی نگرانی اور قرضوں کی واپسی کے لیے معاونت، اور ایک کمیونٹی کے اندر متعدد گروپوں میں خطرے کی تقسیم۔ سال 2008ء کے دوران مائیکرو فنانس بینکوں کی جانب سے جاری کردہ مجموعی قرضوں میں گروہی قرض گاری کا حصہ 80.4 فیصد تھا۔ تاہم، آنے والے برسوں میں اس نے اپنی بنیاد کھو دی اور سال 2023ء کے دوران یہ کل قرضوں کا صرف 3.3 فیصد (سال 2022ء میں 5.0 فیصد) رہ گیا۔

اس شعبے کی نفع آوری مسلسل پانچویں سال خسارے میں رہی ، تاہم ، خسارے کا حجم گذشتہ سال کی نسبت کم رہا۔

مائیکرو فنانس بینکوں کی مجموعی نفع آوری مسلسل پانچویں سال خسارے میں رہی۔ سال 2023ء کے اختتام تک اس شعبے کا قبل از ٹیکس خسارہ 10.8 ارب روپے رہا جو گذشتہ سال کے 21.6 ارب روپے کے نقصان سے کم ہے۔ نتیجتاً، اثاثوں پر منافع (قبل از ٹیکس) منفی 1.5 فیصد پر آ گیا جو سال 2022ء میں منفی 3.4 فیصد تھا جبکہ ایکویٹی پر منافع (قبل از ٹیکس) منفی 26.4 فیصد رہا جو سال 2022ء میں منفی 42.9 فیصد تھا۔ عملی خود انحصاری (یعنی تمام اخراجات تا مالی محاصل کا تناسب) سال 2023ء میں 78.8 فیصد رہا جو سال 2022ء میں 69.8 فیصد تھا۔ اگرچہ زیر غور سال کے دوران اس شعبے نے خسارے کا سامنا کیا، لیکن یہ بات قابل ذکر ہے کہ خسارہ پچھلے سال کے مقابلے میں کم تھا۔ یہ بحالی کے علامات کی نشاندہی کرتا ہے جس کی وجہ ممکنہ طور پر کووڈ 19 وبا اور 2022ء اور 2023ء میں بارش / سیلاب کے معدوم ہوتے اثرات ہیں۔

مائیکرو فنانس بینکوں کی نفع آوری کی مزید تحقیقات سے ظاہر ہوتا ہے کہ خالص سودی آمدنی میں خاطر خواہ اضافہ ہوا، جو تقریباً دوگنا ہو کر سال 2023ء کے اختتام تک 54.8 ارب روپے تک پہنچ گیا[5] **(شکل 5.4)**۔ اس مستحکم نمو کی وجہ سال 2023ء میں بڑھتی ہوئی شرح سود کو قرار دیا جا سکتا ہے جس کی بدولت سودی آمدنی نے اخراجات کو پیچھے چھوڑ دیا۔ خالص سودی مارجن سال 2023ء میں بڑھ کر 12.2 فیصد ہو گیا جو سال 2022ء میں 10.1 فیصد تھا۔ اس شعبے کی آمدنی کی سطح کو غیر سودی جزو سے مزید تقویت ملی، جو 39.7 فیصد (سال 2022ء میں 42.0 فیصد) اضافے کے ساتھ 33.6 ارب روپے تک پہنچ گئی۔

انتظامی اخراجات، جو سال 2022ء میں بڑھ گئے تھے، سال 2023ء میں 5.7 فیصد اضافے کے ساتھ 74.8 ارب روپے تک پہنچ گئے **(شکل 5.4)**۔ ان میں سے زیادہ تر اخراجات متعدد مائیکرو فنانس بینکوں کی جانب سے برانچز میں کی جانے والی توسیع کی وجہ سے ہوئے۔ بلند انتظامی اخراجات مائیکرو فنانس بینکوں کے لیے ایک عالمگیر رجحان ہے جس کہ وجہ ان کا منفرد کاروباری ماڈل ہے جو قرض گیروں کی بڑی تعداد پر مشتمل ہوتی ہے اور انہیں مسلسل تعامل کو برقرار رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ تاہم، تکنیکی میدان میں ہونے والی ترقی ایسے مواقع پیش کر رہی ہے جن سے بینک اپنے عملی اخراجات کم کرنے کے لیے استفادہ کر سکتے ہیں۔ اس شعبے میں خسارے میں چلنے والے اداروں کی تعداد گذشتہ سال کی سطح پر برقرار رہی ۔ خسارے میں چلنے والے زیادہ تر مائیکرو فنانس بینکوں کو سال 2023ء میں بلند انتظامی اخراجات کا سامنا کرنا پڑا، جبکہ سال 2022ء میں ناقابلِ وصول قرضوں کی بلند تموین کی وجہ سے مجموعی خسارہ بڑھا تھا **(شکل 5.5)**۔

خطرے سے پاک حکومتی تمسکات میں بلند سرمایہ کاری کی وجہ سے سیالیت کے اظہاریوں میں بہتری آئی ۔

زیرِ غور سال کے دوران سیال اثاثوں کے زیادہ جمع ہونے اور دیگر مالی اداروں سے قرض لینے پر کم انحصار کی وجہ سے سیالیت کے اظہاریوں میں بہتری آئی۔ اس شعبے کے مجموعی سیال اثاثوں میں 13.9 فیصد (سال 2022ء میں 9.2 فیصد) کی نسبتاً مضبوط نمو ہوئی جبکہ اساسِ سرمایہ میں 2.4 فیصد اضافہ ہوا۔ اسی طرح،

جدول 5.1: مائیکرو فنانس بینکوں کی مالی اصابت کے اظہاریے

فیصد	دسمبر 2020ء	دسمبر 2021ء	دسمبر 2022ء	دسمبر 2023ء
سرمایہ				
کُل سرمایہ تا کُل بہ وزن خطرہ اثاثہ	19.0	18.3	10.9	7.6
سطح اول سرمایہ تا کُل بہ وزن خطرہ اثاثہ	15.3	14.3	8.1	4.7
اثاثوں کا معیار				
این پی ایلز تا مجموعی قرضہ	3.3	5.2	6.7	6.7
تموین تا این پی ایلز	106.5	78.1	78.8	102.3
خالص این پی ایلز تا خالص قرضے	-0.2	1.2	1.5	-0.2
خالص این پی ایلز تا سرمایہ	-0.9	5.4	12.9	-2.2
آمدن				
اثاثوں پر منافع قبل از ٹیکس	-0.8	-1.3	-3.4	-1.5
ایکویٹی پر منافع قبل از ٹیکس	-7.1	-12.7	-42.9	-26.4
آپریشنل خود انحصاری (اوایس ایس)	81.9	76.8	69.8	78.8
سیالیت				
سیال اثاثوں تا قلیل مدتی واجبات	50.9	42.4	31.9	42.1

ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان

مجموعی اثاثوں میں سیال اثاثوں کا حصہ سال 2023ء کے اختتام تک بڑھ کر 29.4 فیصد ہو گیا جو سال 2022ء میں 26.5 فیصد تھا **(جدول 5.1)**۔ حکومتی تمسکات خاص طور پر مارکیٹ ٹریژری بلز (ایم ٹی بیز) میں زیادہ سرمایہ کاری کی وجہ سے سیال اثاثوں میں اضافہ ہوا، حالانکہ میوچل فنڈ ہولڈنگ میں کمی کی وجہ سے مجموعی سرمایہ کاری میں کمی واقع ہوئی۔[6]

سال 2023ء کے دوران مائیکرو فنانس بینکوں کا قرضوں پر انحصار کم رہا، اس کے بجائے انہوں نے اپنے اساسِ سرمایہ کی مالکاری کے لیے ڈپازٹس کو متحرک کیا۔ اس کے نتیجے میں مائیکرو فنانس بینکوں کے قلیل مدتی واجبات میں 9.8 فیصد کی کمی واقع ہوئی جس سے قلیل مدتی واجبات میں سیال اثاثوں کا تناسب سال 2023ء میں 42.1 فیصد تک بڑھ گیا جو سال 2022ء میں 31.9 فیصد تھا **(جدول 5.1)**۔

ادائیگی قرض کی صلاحیت کے اظہاریے کم از کم مطلوبہ سطح سے مزید نیچے گر گئے ۔

خطرۂ قرض اور آمدنی کے حوالے سے مسلسل دباؤ والے حالات کے پیش نظر مائیکرو فنانس بینکوں کے ادائیگی قرض کی صلاحیت کے اظہاریے سال 2023ء کے دوران دباؤ کا شکار رہے کیونکہ سال 2023ء کے اختتام پر اس شعبے کا مجموعی

[5] این آئی آئی میں اضافے کی وجہ اوسط پیداوار میں اضافہ ہے جس نے اوسط لاگت میں اضافے کو نمایاں طور پر پیچھے چھوڑ دیا ہے۔

[6] ٹریژری سرمایہ کاری دسمبر 2022ء میں 146.4 ارب روپے سے بڑھ کر دسمبر 2023ء میں 152.0 ارب روپے ہو گئی۔

شکل 5.5: اثاثوں پر منافع بلحاظِ مائیکرو فنانس بینک (قبل از ٹیکس)

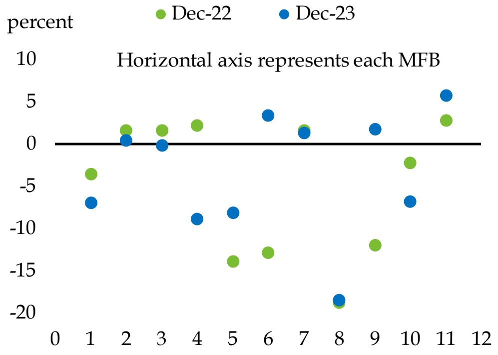

Source: State Bank of Pakistan

شرح کفایت سرمایہ اختتام 2022ء کے 10.9 فیصد کے مقابلے میں کم ہو کر 7.6 فیصد رہ گیا جو 15 فیصد کے کم سے کم ضوابطی شرط کے خلاف ہے۔ کووڈ 19 وبا اور 2022ء کے سیلاب کی وجہ سے قرضوں کی وصولی میں ہونے والے نقصانات نے اس شعبے کے اساسِ سرمایہ کا بڑا حصہ جذب کر لیا۔ اگرچہ اس شعبے میں گذشتہ چند برسوں کے دوران متعدد اداروں کی جانب سے ایکویٹی کا ادخال نمایاں طور پر دیکھا گیا، تاہم، شدید بیرونی دھچکوں سے ہونے والے نقصانات کی وجہ سے، اساسِ سرمایہ کے مقابلے میں کیپیٹل بیس کم رہی **(شکل 5.6)**۔ تاہم، اس شعبے کے اندر، صرف چند ادارے جن کا مارکیٹ شیئر 28.3 فیصد ہے، کم سے کم ضوابطی شرط سے کم شرح کفایت سرمایہ رکھتے ہیں۔ ان اداروں کے علاوہ مائیکرو فنانس بینکوں کا مجموعی شرح کفایت سرمایہ بڑھ کر 17.2 فیصد ہو گیا۔ مائیکرو فنانس بینکوں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کے مسائل اور مالی شمولیت کے نقطۂ نظر سے ان کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے اس شعبے کی نگرانی اور انفرادی اداروں کے ساتھ رابطے میں اضافہ جاری رکھا۔

مائیکرو فنانس بینک بلادفتر بینکاری کے ذریعے مالی شمولیت کے اہداف کی تکمیل میں سب سے آگے رہے۔

مالی شعبے میں معمولی حصہ ہونے کے باوجود مائیکرو فنانس بینکوں نے بلا دفتر (برانچ لیس) بینکاری کے ذریعے مالی شمولیت کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ برانچ لیس بینکاری اکاؤنٹس، معاشرے کے پسماندہ طبقوں اور بینکاری خدمات تک رسائی نہ رکھنے والے افراد کو مالی خدمات تک سہل اور سستی رسائی کے طریقے فراہم کرتے ہیں۔

شکل 5.6: شرح کفایت سرمایہ

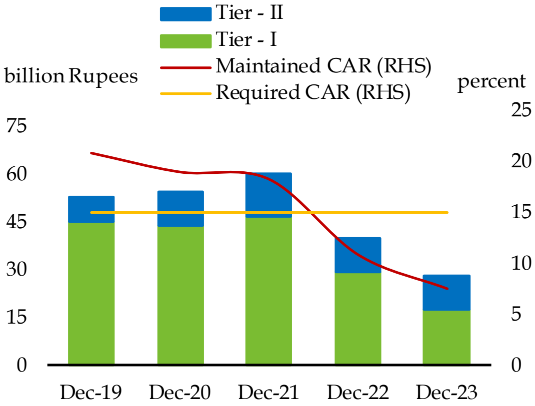

Source: State Bank of Pakistan

بینکوں اور مائیکرو فنانس بینکوں کے مجموعی بلادفتر بینکاری اکاؤنٹس میں مائیکرو فنانس بینکوں کا حصہ تقریباً 80 فیصد ہے۔ سال 2023ء کے دوران، بلادفتر بینکاری اکاؤنٹس کی تعداد 18.1 فیصد اضافے کے ساتھ 114 ملین تک پہنچ گئی جبکہ سال 2022ء میں اس میں 23.2 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ فعال اکاؤنٹس کی تعداد 64.1 ملین تک پہنچ گئی جو گذشتہ سال کے 5.4 فیصد کی کمی کے مقابلے میں سال 2023ء میں 50.9 فیصد کے نمایاں اضافے کو ظاہر کرتی ہے۔

مسلسل معاشی دباؤ جو باقاعدگی سے شدید بیرونی دھچکوں کی وجہ سے بڑھتا رہا ہے، مائیکرو فنانس بینکوں کی مالی کارکردگی اور حیثیت کے تعین میں فیصلہ کُن ثابت ہوا۔

مائیکرو فنانس بینکاری شعبے میں دباؤ اس تعطل کا تسلسل ہے جو عالمی وبا کے دوران شروع ہوا تھا، 2022ء کے سیلاب نے اس میں اضافہ کیا اور اس کے بعد بگڑتے ہوئے معاشی حالات نے صورتحال مزید بدتر کر دی۔ سال 2024ء میں بھی جاری رہنے والا دباؤ اس شعبے کے خطرۂ قرض اور قرض کی لاگت پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ مزید برآں، موسمیاتی خطرات (مثلاً سیلاب) کے حوالے سے اس شعبے کے جزدان کی زد پذیری، خطرے کا ایک اور اہم ذریعہ ہے، جو شعبے کی ادائیگی قرض کی صلاحیت، جو پہلے ہی دباؤ کا شکار ہے، پر منفی اثر ڈال سکتا ہے۔

مستقبل میں مائیکرو فنانس بینکوں کی کارکردگی کا انحصار اس طرح کی رکاوٹوں کا مقابلہ کرنے کے لیے بفرز بنانے کی صلاحیت پر ہو گا، خاص طور پر اداروں اور قرض گیروں کے درمیان تعلقات کو دوبارہ قائم کرنا جو عالمی وبا کے بعد کے

عرصے کے دوران منقطع ہو گئے تھے۔ قرضوں کی وصولیاں بڑھانے اور خطرۂ قرض کم کرنے کے لیے ان مسائل سے نمٹنا انتہائی اہم ہے اور اس طرح ان کی دباؤ کی حامل ادائیگی قرض کی صلاحیت کی صورتِ حال کی حفاظت کی جاسکتی ہے۔

مائیکروفنانس بینکوں کو اپنے کاروباری ماڈلز پر بھی نظر ثانی کرنے کی ضرورت ہے تاکہ عملی اخراجات کو معقول بنایا جاسکے اور ان پر قابو پایا جاسکے جس نے گذشتہ کئی برسوں کے دوران ان کے منافعے کو متاثر کیا ہے۔ مزید برآں، بلند مہنگائی اور اس کے نتیجے میں استحکام کی پالیسیوں کی وجہ سے خطرۂ قرض میں اضافے کو دیکھتے ہوئے، مائیکروفنانس بینکوں کو اپنی انتظام خطر کی صلاحیتوں کو بڑھا کر سرمائے کے بفرز کو مضبوط کرکے مضمر خطرات کا پیشگی انتظام کرنے کی ضرورت ہے۔ مائیکروفنانس بینکوں کو منافع پیدا کرنے اور مالی شمولیت کے پالیسی مقصد کے حصول میں پائیدار طریقے سے معاونت کے لیے مستحکم ذرائع سے فنڈز اکٹھے کرنے پر توجہ مرکوز کرنے کی ضرورت ہے۔